شذرات

اہم انقلابی اور دینی فیصلہ

قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ہم اس کو ملک کی تاریخ میں ایک بہت بڑا انقلابی فیصلہ مانتے ہیں۔ ۹۰ سال کا پرانا ناسور جس کو سابقہ حکومتیں ختم نہ کر سکیں، اس کو قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں صرف ۹۶ گھنٹے میں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا۔ اور پاکستان میں پہلی بار ملک کے مقتدر ادارے قومی اسمبلی نے پاکستانی عوام کے منتخب نمائندوں نے اس دیرینہ اور پیچیدہ مسئلہ پر جمہوری طور طریقہ سے تبادلۂ خیال کیا اور پھر اس کا نمایاں پہلو یہ رہا ہے کہ اسمبلی کے ارکان میں مکمل اتفاق رائے موجود تھا۔

قومی اسمبلی نے واضح طور پر آئین میں ترمیم کا یہ بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا، جس میں ہر اس شخص کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے جو سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل یا غیر مشروط طور پر ایمان نہ رکھتا ہو، نبوت کا دعویٰ کرتا ہو یا ایسے دعویدار کو نبی یا مذہبی مصلح مانتا ہو۔ کسی رکن نے بھی بل کی مخالفت میں ووٹ نہیں دیا۔ بعد میں سینٹ نے بھی متفقہ طور پر اس بل کی منظوری دے دی۔ اس بل کے تحت آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کے لیے مخصوص نشستوں میں عیسائیوں ہندوؤں، بودھوں، پارسیوں اور اچھوتوں کے الفاظ کے بعد قادیانی گروپ اور

لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں کے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک
ایسا انقلابی فیصلہ ہے کہ قوم کا ہر فرد اس میں مسرت اور خوشی محسوس کرتا ہے اور عالم
اسلام کے ساتھ ہم آہنگی اور اتحاد کے لیے زبردست مثبت قدم تصور کرتا ہے او
ملک بھر میں اس کا شاندار خیر مقدم کیا گیا اور اپوزیشن سمیت سیاسی و مذہبی رہنماؤں
نے اس فیصلہ کو تاریخی کارنامہ کہتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا سہرا وزیر اعظم ذوالفقار علی
بھٹو کے سر ہے اور یہ انقلابی فیصلہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔

وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کے متعلق ایوان کا
فیصلہ ایوان کے تمام طبقوں سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے، اس طرح
ایک قومی فیصلہ ہے، یہ پاکستان کے عوام کا فیصلہ ہے جو پاکستان کے مسلمانوں
خواہش کی نمائندگی کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے کس انکساری سے یہ بھی کہا کہ میں پاکو
شخص اس فیصلہ کا سہرا اپنے سر باندھنا نہیں چاہتا۔ جمہوری حکومت کے بغیر یہ مش
فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا جس پر عوام کا جمہوری کنٹرول ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ ایک
دیرینہ مسئلہ ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ پیچیدہ ہو چکا تھا لیکن اس
باوجود اس کا آج تک حل پیش نہیں کیا گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ماضی میں یہ مسئلہ مت
بار منظر عام پر آیا تھا اور جب کبھی یہ مسئلہ نمایاں ہو کر سامنے آیا تو ماضی کی حکومتوں
یہ سمجھا کہ انھوں نے اس مسئلہ کو حل کر لیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں صرف ۱۹۵۳ء کا
کروں گا جب اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسے کچلنے کے لیے وحشیانہ طاق
کا استعمال کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ماضی کے برعکس موجودہ حکومت نے آخر کا
یہ مسئلہ حل کر لیا ہے۔

اس انقلابی اور اہم دینی فیصلہ سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو عا
انتخابات کے موقعہ پر قائد عوام اور ان کی پارٹی کے خلاف کفر کے فتوے نکال رہے

اور کیا کیا شور مچا رکھا تھا۔ اب ضرور وہ اپنی غلطی محسوس کریں گے کہ قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت، تدبر اور سیاسی بصیرت نے کس خوش اسلوبی سے اس ننگِ اسلام فتنے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ یہ فتنہ سرزمین پنجاب سے سامراجیوں کے اشارے پر اٹھا تھا اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ سرزمین سندھ میں انگریزوں نے اس فرقے کو یہاں کے عوام کا حق چھین کر جاگیریں عنایت کیں اور بعد کی پاکستانی حکومتوں نے بھی ان کی سرپرستی کی، وزارتِ خارجہ کا اہم عہدہ ان کو سپرد کیا گیا، اس طرح ان کا اثر بیرونِ ملک بھی بڑھتا گیا۔ حکومت کے خرچ پر ان کو باہر کے ملکوں میں تبلیغ اور اثر و رسوخ بڑھانے کا موقعہ مل گیا۔ انڈونیشیا میں تقریباً چار سو قادیانی اسکول اس دور کے پاکستانی قادیانی سفیر کے اثر سے قائم ہوئے اور ان کو قادیانیت کی تبلیغ کا اڈہ قرار دیا گیا۔

سندھ کے کچھ جاہل وڈیروں کو اس فرقہ نے شہوت پرستی کے دام میں پھنسا کر اپنا شکار بنایا اور نواب شاہ ضلع میں اس قسم کی کئی شادیاں رچائی گئیں اور ان وڈیروں کو مرتد بنایا گیا۔ ہماری نوجوان نسل نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ الحمدللہ کہ قائدِ عوام کے تدبر اور جمہوری قیادت کی بدولت یہ فتنہ نہ صرف پنجاب سے بلکہ سندھ اور پورے پاکستان سے خوش اسلوبی کے ساتھ رفع ہو گیا، اور قائدِ عوام اور قومی اسمبلی کے عوامی نمائندوں نے اس دنیا میں سرخروئی کے ساتھ آخرت میں بھی اپنی نجات کا سامان مہیا کر دیا۔ اس پر ہم ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارک پیش کرتے ہیں۔